حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور کونڈوں کا شرعی حکم

از : ابو اسید غلام نبی عطاری سندھی

واٹس ایپ نمبر : 03256065357

ghulamnabiattari506@gmail.com

mallahghulamnabi002@gmail.com

Facebook page : https://www.facebook.com/share/17bzAYFqTN/

اسلام کی تاریخ ان عظیم المرتبت شخصیات سے روشن ہے ، جنہوں نے علم ، عمل ، زہد و تقویٰ کے ذریعے امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی۔

انہی ہستیوں میں سے ایک عظیم المرتبت نام " حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللّٰہ علیہ " کا ہے جن کی زندگی علم و عرفان ، زہد و تقویٰ اور خدمت دین کا بے مثال نمونہ ہے۔

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نہ صرف اہل بیت اطہار کے جلیل القدر فرد تھے بلکہ فقہ ، تفسیر ، حدیث اور روحانیت کے بھی امام تھے۔

آپ کا علمی و اخلاقی فیضان آج بھی دنیائے اسلام میں روشنی پھیلا رہا ہے۔

اسی نسبت سے ماہ رجب المرجب میں مسلمان آپ کے ایصال ثواب کے لئے نیاز و فاتحہ کا اہتمام کرتے ہیں ، جسے عرف میں " کونڈے " کہا جاتا ہے۔

اس عمل کا شرعی جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے ، جیسا کہ آگے تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللّٰہ کی سیرت

نام و نسب

آپ کا نام : " جعفر " ہے۔

آپ کی کنیت : " أبو عبداللّٰہ " ہے۔

آپ کی ولادت : سنہ 80 ہجری میں ہوئی۔

آپ کے والد : " امام باقر رحمۃ اللّٰہ علیہ " ہیں۔

آپ کے دادا : " حضرت سیدنا امام زین العابدین علی أوسط رحمۃ اللّٰہ علیہ " ہیں۔

آپ کی والدہ : " حضرت سیدتنا أم فروہ بنت قاسم بن محمد بن أبو بکر صدیق رحمۃ اللّٰہ علیہم اجمعین " ہیں۔

یوں آپ والد کی جانب سے" حسینی سید " اور والدہ کی جانب سے " صدیقی " ہیں۔

سچ گوئی کی وجہ سے آپ کو " صادق " کے لقب سے جانا جاتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ، ج 6 ، ص 438)

: تعلیم و تربیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ کی مشکبار علمی فضا میں آنکھ کھولی اور اپنے والد محترم حضرت سیدنا امام أبو جعفر محمد باقر ، حضرت سیدنا عبید اللہ بن أبی رافع ، حضرت سیدنا عروہ بن زبیر ، حضرت سیدنا عطاء اور حضرت سیدنا نافع رحمھم اللہ کے چشمہ علم سے سیراب ہوئے۔

(تذکرۃ الحفاظ ، ج 1 ، ص 126)

: آپ تابعی ہیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو جلیل القدر صحابہ کرام حضرت سیدنا انس بن مالک اور حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنھما کی زیارت سے مشرف ہونے کی وجہ سے تابعی ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء ، ج 6 ، ص 438)

چند عادات مبارکہ

آپ رحمہ اللّٰہ ,, خوش اخلاق ،، تھے ، مبارک ہونٹوں پر مسکراہٹ سجی رہتی مگر جب کبھی ذکر رسول ہوتا تو (ہیبت و تعظیم کے سبب) رنگ زرد ہو جاتا ، کبھی بھی بے وُضو ,, حدیث پاک ،، بیان نہ فرماتے ، نماز و تلاوت میں مشغول رہتے یا خاموش رہتے ، آپ کی گفتگو ,, فضول گوئی ،، سے پاک ہوتی۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ، ج 2 ، ص 42)

عاجزی کی عظیم مثال

حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے آپ سے عرض کی : اہل بیت میں سے ہونے کی حیثیت سے مجھے کوئی نصیحت فرمائیے ! لیکن آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ خاموش رہے۔

دوبارہ عرض کی کہ ,, اہل بیت میں سے ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے ، اس لحاظ سے نصیحت ضروری ہے ،،۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : میں تو خود خوفزدہ ہوں کہ کہیں کل بروز قیامت میرے جدِ اعلیٰ (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے خود میری پیروی کا حق ادا کیوں نہ کیا ؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں ہے بلکہ اعمال صالحہ سے ہے۔

یہ سن کر حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے کہ وہ ہستی جن کے جد امجد اللہ عزوجل کے آخری نبی ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ، جب ان کے خوف خدا کا یہ عالم ہے تو میں کس گنتی میں ہوں۔

(تذکرۃ الاولیاء ، ج 1 ، ص 21)

مکھی کیوں پیدا کی گئی ؟

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللہ ایک مرتبہ خلیفہ منصور کے دربار میں تشریف فرما تھے کہ مکھیاں بار بار خلیفہ کے منہ پر بیٹھتی تھیں ، خلیفہ نے تنگ آکر عرض کی : اے ابو عبداللہ ! اللہ پاک نے مکھی کو کیوں پیدا فرمایا ہے ؟

آپ نے (خلیفہ کو چوٹ کرنے کے لئے) ارشاد فرمایا :
تاکہ ظالموں اور مغروروں کو ذلیل کرے۔

(حلیۃ الاولیاء ، ج 3 ، ص 230 ، رقم : 3798)

آپ کی کرامات

: مردہ جانور کو زندہ کردیا

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللہ مکہ مکرمہ میں ایک دن کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک عورت اپنی گائے کے مرنے پر رو رہی تھی ، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا : کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ عزوجل تمہاری گائے زندہ فرما دے ؟ عورت نے عرض کی : آپ ہم سے اس طرح مذاق کرتے ہیں حالانکہ میں پہلے ہی مصیبت میں ہوں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عورت سے فرمایا : ,, میں تم سے مذاق نہیں کر رہا ،، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کی اور اس گائے کے سر اور پاؤں کو پکڑ کر ہلایا تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

(شواہد النبوۃ ، ص 249)

: پچاس حج کی دعا

ایک آدمی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کے لئے عرض کی کہ اللہ عزوجل مجھے اتنا مال دے کہ میں بہت سے حج کروں ، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کی : اے اللہ پاک ! اسے بکثرت مال عطا فرما تاکہ یہ اپنی زندگی میں ,, پچاس حج ،، کرے۔ چنانچہ اسے اتنا مال ملا کہ اس نے پورے ,, پچاس حج ،، کئے ، جب اکاون مرتبہ حج کے لئے ,, مقام جُحفه ،، پہنچا اور غسل کے لئے گیا تو پانی کی تیز موجیں اسے بہا کر لے گئیں اور وہ اسی میں ڈوب کر فوت ہوگیا۔

(شواہد النبوۃ ، ص 251)

: لذیذ ترین کھجوریں

ایک شخص کا بیان ہے کہ ہم تابعی بزرگ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللہ کے ساتھ حج کرنے جا رہے تھے ، راستے میں ہم ایک جگہ کھجور کے سوکھے ہوئے درختوں کے پاس ٹھہرے ، حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے آہستہ سے کچھ پڑھا جو میں نہ سمجھ سکا ، پھر آپ نے ان سوکھے درختوں سے فرمایا : اللہ عزوجل نے تم میں جو ہمارے لئے رزق پیدا فرمایا ہے ، اس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ ، اسی وقت میں نے دیکھا کہ کھجوروں کے گچھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جھک رہے تھے ، آپ نے مجھ سے فرمایا : قریب آؤ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ ، میں نے ایسی مزیدار کھجوریں اس سے پہلے کبھی نہیں کھائی تھیں۔

(شواہد النبوۃ ، ص 250)

میں تو خود صدیق اکبر کی شفاعت کا طلبگار ہوں

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللّٰہ سے ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا : میں ان کے متعلق صرف بہتر بات ہی کہہ سکتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے والد ذی وقار حضرت سیدنا امام باقر رحمۃ اللّٰہ علیہ سے انہوں نے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ سے اور انہوں نے نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللّٰہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں : میں اللّٰہ پاک کے آخری نبی ، محمد عربی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ,, ابو بکر صدیق سے افضل کسی انسان پر آج تک نہ سورج طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا ،،۔ اس کے بعد حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللّٰہ نے فرمایا : اگر میں نے روایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے کل بروز قیامت حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت حاصل نہ ہو اور (میں ابو بکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ کے فضائل بیان نہ کروں کہ) میں تو خود روز قیامت ,, صدیق اکبر ،، کی شفاعت کا طلبگار ہوں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : جو حضرات شیخین کریمین (یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) کی فضیلت سے ناواقف ہے وہ سنت سے ناواقف ہے ، میں نے اہل بیت میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو ان سے محبت نہ رکھتا ہو۔

مزید فرماتے ہیں : بے شک حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دل مشاہدہ ربوبیت سے بھرا ہوا تھا ، ان کے دل میں اللہ کریم کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔
وہ ,, لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ ،، کا ورد کثرت سے کرتے اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مبارک زبان پر اکثر ,, اللہ اکبر ،، جاری رہتا تھا۔

(ریاض النضرۃ ، ج 1 ، ص 59 ، 67 ، 136 ملتقطاً)

صدیق و فاروق نے جنت کا پھل کھایا

ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا : تو آپ نے فرمایا : تم مجھ سے ان کے بارے میں پوچھتے ہو کہ جنہوں نے جنت کا پھل کھایا۔

(سیر اعلام النبلاء ، ج 6 ، ص 441 ، رقم : 948)

اس شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا " اس شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں جو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ذکر ,, بھلائی ،، کے ساتھ نہ کرے۔

(تاریخ الخلفاء ، ص 96)

پانچ قسم کے آدمیوں کی صحبت اختیار نہ کرو

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں : پانچ قسم کے آدمیوں کی صحبت اختیار نہ کرو :

(1) بہت جھوٹ بولنے والا شخص ، کیونکہ تم اس سے دھوکا کھاؤ گے ، وہ سَراب (ریتلی زمین کی وہ چمک جو چاند یا سورج کی روشنی پڑنے سے پیدا ہوتی ہے جس پر پانی کا دھوکا لگتا ہے یعنی وہ زمین پانی لگتی ہے) کی طرح ہے ، وہ دور والے کو تیرے قریب کردے گا اور قریب والے کو دور کردے گا۔

(2) بیوقوف آدمی ، کیونکہ اس سے تمہیں کچھ بھی حاصل نہ ہوگا ، وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا لیکن نقصان پہنچا بیٹھے گا۔

(3) کنجوس شخص ، کیونکہ جب تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہوگی وہ دوستی ختم کردے گا۔

(4) بزدل آدمی ، کیونکہ یہ مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

(5) فاسق ، کیونکہ وہ تمہیں ایک لقمے یا اس سے بھی کم قیمت میں بیچ دے گا ، کسی نے پوچھا کہ لقمے سے کم کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا : لالچ رکھنا اور اسے نہ پانا۔

(صراط الجنان فے تفسیر القران ، ج 4 ، ص 258)

فرامین امام جعفر صادق

(1) اللہ تعالیٰ تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تم اس پر ہمیشگی چاہو تو اس پر زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرو۔

(حلیۃ الاولیاء ، ج 3 ، ص 255 ، رقم : 3783)

اگر تمہیں رزق میں تاخیر محسوس ہو تو استغفار کی (2)
کثرت کرو۔

(حلیۃ الاولیاء ، ج 3 ، ص 225 ، رقم : 3783)

اللّٰہ پاک نے دنیا کو حکم ارشاد فرمایا : اے دنیا ! جو (3)
میری عبادت کرے تو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت
کرے تو اسے تھکادے۔

(حلیۃ الاولیاء ، ج 3 ، ص 226 ، رقم : 3785)

(4) صدقے کے ذریعے رزق میں اضافہ اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مالوں کو محفوظ کرلو۔

(حلیۃ الاولیاء ، ج 3 ، ص 227 ، رقم : 3792)

(5) اللہ عزوجل نے سود کو اس لئے حرام کیا تاکہ لوگ بھلائی کرنے سے نہ رک جائیں۔

(حلیۃ الاولیاء ، ج 3 ، ص 226 ، رقم : 3789)

(6) اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والے کو محروم کردیتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ، ج 3 ، ص 227 ، رقم : 3792)

(7) دین میں لڑائی جھگڑے سے بچو کہ یہ دل کو مصروف رکھتا اور نفاق پیدا کرتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ، ج 3 ، ص 230 ، رقم : 3799)

(8) میانہ روی اختیار کرنے والا تنگ دست (یعنی غریب) نہیں ہوتا۔

(حلیۃ الاولیاء ، 3 ، ص 227)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات :

کتاب کی تصنیف سے زیادہ افراد کی علمی ، اخلاقی اور شخصی تعمیر ہے اور استاد کا اس میں سب سے زیادہ بنیادی کردار ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت میں رہ کر کئی شاگرد امت کے لئے منارہ نور بنے۔

آپ کے علمی فیضان سے فیض یاب ہونے والوں میں آپ کے فرزند حضرت سیدنا امام موسٰی کاظم ، حضرت سیدنا امام اعظم أبو حنیفہ ، حضرت سیدنا امام مالک ، حضرت سیدنا امام سفیان ثوری ، حضرت سیدنا سفیان بن عُیَیْنَہ رحمھم اللہ کے نام سر فہرست ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ، ج 1 ، ص 125)

: آپ کا وصال و مدفن

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 15 رجب المرجب 148 ہجری کو ہوا۔

آپ کا وصال 68 سال کی عمر میں ہوا۔

آپ کی تدفین جنت البقیع میں ، آپ کے دادا محترم حضرت سیدنا امام زین العابدین اور والد محترم حضرت سیدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیھما کی قبروں کے پاس ہوئی۔

(الثقات لابن حبان ، ج 3 ، ص 251)

کونڈوں کا شرعی حکم

مسلمان کا اپنے کسی بھی نیک عمل جیسے ذکر و اذکار ، تلاوت قرآن مجید ، درود و سلام ، دیگر نیک اعمال کا ثواب دوسرے مسلمان کو پہنچانا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن کام ہے اور یہ زمانہ نبوی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر اب تک مسلمانوں میں چلا آ رہا ہے۔

ایصال ثواب کے ثبوت پر بکثرت آیات قرآنیہ ، احادیث نبویہ اور اقوال فقہاء موجود ہیں۔

کسی کے نیک عمل کی برکت سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے :

کسی کے نیک عمل کی برکت سے دوسرے کو فائدہ پہنچنے کے متعلق اللّٰہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ(سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ)

: ترجمه کنز العرفان

اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

(القرآن ، پارہ 28 ، سورہ الحشر 59 ، آیت نمبر : 10)

مذکورہ بالا آیت کے متعلق تفسیر مظہری میں ہے : " قال السيوطي و قد نقل غير واحد الاجماع علي أن الدعاء ينفع

المیت و دلیله من القرآن قوله تعالیٰ (وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ)

یعنی : امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : کئی علمائے کرام نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو فائدہ دیتی ہے اور اس کی دلیل قرآن مجید سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے (وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ)۔

(التفسیر المظھری ، ج 9 ، ص 127)

: ایصال ثواب کے ثبوت پر احادیث مبارکہ

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ کہتیں تو صدقے کا کہتیں پس اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اس کا ثواب پہنچے گا ؟۔

فرمایا : " ہاں "۔

(صحیح البخاری ، ج 1 ، ص 468 ، حدیث نمبر : 1388)

حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے ، ان کے لیے کونسا صدقہ افضل ہے ؟ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : " پانی " تو حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔

(سنن أبی داؤد ، ج 2 ، ص 180 ، حدیث نمبر : 1681)

کیا مردوں کو ثواب پہنچتا ہے ؟

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا : ہم اپنے مردوں کے لئے دعا کرتے ہیں ، اور ان کی طرف سے صدقہ و حج کرتے ہیں ، کیا انہیں اس کا ثواب پہنچتا ہے ؟ پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : انہیں اس کا ثواب پہنچتا ہے اور وہ اس سے ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے تم سے کوئی شخص تحفے سے خوش ہوتا ہے۔

(عمدۃ القاری ، ج 6 ، ص 305)

والدین کی طرف سے خیرات

جب تم سے کوئی کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں و باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں

ملے گا اور اس خیرات کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔

(شعب الایمان ، ج 6 ، ص 205 ، حدیث نمبر : 7911)

مردوں کی تعداد کے برابر اجر

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو قبرستان میں گیارہ بار " سورہ اخلاص" پڑھ کر مردوں کو اس کا ایصال ثواب کرے تو مردوں کی تعداد کے برابر ایصال ثواب کرنے والے کو اس کا اجر ملے گا۔

(جمع الجوامع للسیوطی ، ج 7 ، ص 285 ، حدیث نمبر : 23152)

ایصال ثواب کا انتظار

: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مردے کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اسے پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و ما فیھا سے بہتر ہوتی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے ، زندوں کا ہدیہ مردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔

(شعب الایمان ، ج 6 ، ص 203 ، حدیث : 7905)

زمانہ نبوی سے آج تک اپنے نیک اعمال کا ثواب دوسرے : مسلمان کو پہنچانے کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے

قبروں کی زیارت کرنا اور قبروں پر قرآن مجید کی تلاوت کرنا (مردوں کو) کفن دینا ، صدقات کرنا ، روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا اور ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچانے پر مسلمانوں کا دور رسالت سے لے کر آج تک عمل ہے اور (نیک اعمال کر کے مردوں کو ثواب ایصال کرنا) عقلا بھی ناممکن نہیں ، کیونکہ ثواب دینا اللّٰہ عزوجل کی طرف سے فضل ہے ، اس پر لازم نہیں ہے ، وہ چاہے تو اس بندے پر بھی فضل فرمادے ، جس کو ثواب پہنچانے کے لیے کوئی بندہ عمل کرے ، جیسا کہ اللّٰہ عزوجل خود مختار ہے اس میں کہ بغیر کسی عمل کے ہی کسی کو ثواب (یعنی اپنا فضل) عطا فرمادے۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ، ج 2 ، ص 212)

: الاختیار تعلیل المختار میں ہے

اہلسنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے عمل کا ثواب

دوسرے کو پہنچائے اور وہ پہنچتا ہے ---- اور بعض اس سے منع کرتے ہیں اور آیت (وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا ما سَعٰی) کو دلیل بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ (یہ ثواب دوسرے کو) نہیں پہنچتا ، اس آیت کا جواب کئی طرح سے ہے :

ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ ، اس آیت میں انسان سے مراد کافر ہے بہرحال مؤمن ، تو اس کے لیے اس عمل کا اجر بھی ہے جو کسی کی طرف سے ، اس کے لیے کیا گیا۔

(الاختیار لتعلیل المختار ، ج 4 ، ص 180)

ایصال ثواب کے بارے میں دو واقعات :

ایک سال سے ثواب تقسیم کر رہے ہیں

حضرت سیدنا حماد مکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے : ایک رات میں مکہ مکرمہ کے قبرستان میں سوگیا ، خواب میں دیکھا کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں ، ان سے پوچھا : کیا قیامت قائم ہو چکی ہے ؟ انہوں نے جواب دیا : نہیں ، بات دَراَصل یہ ہے کہ ہمارے ایک مسلمان بھائی نے " قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ " پڑھ کر ہمیں ایصال ثواب کیا تھا ، ہم ایک سال سے اس کا ثواب تقسیم کر رہے ہیں۔

(شرح الصدور ، ص 312)

حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ جو کہ نذر و نیاز ، چالیسواں ، تیجہ ، دسواں کے ایصال ثواب کے قائل تھے ، لکھتے ہیں " شاہ عبد الرحیم صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم وصال میں ان کے پاس نیاز دینے کے لیے کوئی چیز میسر نہ تھی۔

آخرکار کچھ کچھ بھنے ہوئے چنے اور گڑھ پر نیاز دی۔

رات میں نے دیکھا کہ نبی علیہ الصلواۃ و السلام کے پاس مختلف انواع و اقسام کے کھانے حاضر ہیں اور ان میں وہ گڑھ اور چنے بھی ہیں ، آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال مسرت و التفات فرمایا اور کچھ آپ نے صحابہ کرام میں تقسیم کردیا۔

(انفاس العارفین ، ص 76)

ایصال ثواب کے لئے دن مقرر کرنا

ایصال ثواب کے لئے شریعت مطہرہ میں کوئی مدت اور وقت مقرر کرنا ضروری نہیں ، البتہ دن وغیرہ مقرر کرنے میں شرعاً حرج بھی نہیں ، وقت مقرر کرنا دو طرح ہے۔

(1) شرعی : شریعت نے کسی کام کے لیے وقت مقرر فرمایا ہو ، مثلاً قربانی ، حج وغیرہ۔

(2) عرفی : شریعت کی جانب سے وقت مقرر نہ ہو لیکن لوگ اپنی اور دوسروں کی سہولت اور یاد دہانی یا کسی خاص مصلحت کے لیے کوئی وقت خاص کرلیں ، جیسے آج کل مساجد میں نمازوں کی جماعت کے لیے اوقات مخصوص کرنا وغیرہ حالانکہ پہلے جماعت کے لئے وقت طے نہیں ہوتا تھا جب نمازی اکٹھے ہو جاتے جماعت کھڑی کر دی جاتی تھی۔

بلکہ بعض کاموں کے لیے تو خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت مقرر فرمایا نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور بزرگان دین رحمۃ اللہ علیھم سے بھی ایسا کرنا ثابت ہے۔

مثلاً :

(1) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہدائے احد رضی اللہ عنھم کی زیارت کے لیے سال کا آخری وقت مقرر فرما لیا تھا۔

ہفتے کے دن آقا کریم صلی اللہ علیه وآلہ وسلم کا مسجد (2) قُبا میں تشریف لے جانا۔

اور صدیق اکبر رضی اللہ عنه سے دینی مشاورت کے (3) لیے وقت صبح و شام کی تعیین۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه نے وعظ (4) و تذکیر (یعنی درس و بیان) کے لیے پنج شنبہ (یعنی جمعرات) کا دن مقرر کیا۔

علمائے کرام نے سبق شروع کرنے کے لیے بدھ کا دن (5) رکھا۔

(فتاویٰ رضویه ، ج 9 ، ص 585 ، 586 ملتقطاً)

مسلمان عام طور پر 22 رجب المرجب کو بالخصوص حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمه اللہ کے ایصال ثواب کے لئے ہی کھانے وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں اور قرآن پاک

و فاتحہ وغیرہ پڑھواتے ہیں ، جس کو ,, کونڈے ،، کہا جاتا ہے-

یہ شرعاً بالکل جائز و مستحسن ہے-

صدر الشریعه بدر الطریقه مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللّٰہ علیه کونڈوں کے متعلق فرماتے ہیں :

اسی طرح ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام " جعفر صادق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه کو ایصال ثواب کے لیے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں ، یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے-

بہار شریعت ، جلد 3 ، حصہ 16 ، صفحہ 643 ، ط :) (مکتبۃ المدینہ، کراچی

مزید فرماتے ہیں : " امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کونڈے بھرنا اور اس پر فاتحہ وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

اس کی اصل یہی ہے کہ ایصال ثواب جائز ہے۔

حدیث و فقہ سے اس کا جواز ثابت ہے جب تک کسی خاص صورت میں ممانعت ثابت نہ ہو۔

اس کو ناجائز بتانا اللہ و رسول اور شریعت مطہرہ پر افترا کرنا ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ ، ج 1 ، حصہ 1 ، ص 365)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ رجب کے کونڈوں کے بارے میں فرماتے ہیں :

اس مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو ہند و پاک میں کونڈے ہوتے ہیں " یعنی نئے کونڈے منگائے جاتے ہیں اور سوا پاؤ میدہ ، سوا پاؤ شکر ، سوا پاؤ گھی کی پوریاں بناکر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرتے ہیں "۔

(اسلامی زندگی ، ص 76)

مزید فرماتے ہیں : " رجب کے مہینہ میں ۲۲ تاریخ کو کونڈوں کی رسم بہت اچھی اور برکت والی ہے۔

مگر اس میں سے یہ قید نکال دو کہ فاتحہ کی چیز باہر نہ جائے اور لکڑی والے کا قصہ ضرور پڑھا جائے۔

(اسلامی زندگی ، ص 80)

: کونڈوں کے ختم میں یہ باتیں منع ہیں

کونڈوں کی نیاز کے موقع پر جو عام طور پر کہانی سنائی جاتی ہے وہ من گھڑت اور بے اصل ہے ، لہٰذا وہ کہانی پڑھی جائے نہ سنی جائے۔

بعض جگہ یہ قید لگاتے ہیں کہ یہیں کھاؤ کہیں اور نہ لے جاؤ ، یہ قید بھی لغو ہے۔

ان باتوں سے بچا جائے۔

اسی طرح بعض لوگ یہ قید لگاتے ہیں کہ مِٹّی کے برتن وغیرہ میں کونڈے کی نیاز ضروری ہے۔

یہ قید بھی فضول ہے۔

جس دن وصال ہوا ہو اسی دن ایصال ثواب کرنا ضروری نہیں ، اس سے ایک دن پہلے یا بعد میں ، کسی دن بھی کیا جا سکتا ہے ، کیونکہ عرس ، برسی ، تیجہ ، دسواں ، اور چالیسواں وغیرہ دراصل ایصال ثواب کی ہی مختلف
صورتیں ہیں ، اور ایصال ثواب کسی دن ، کسی بھی وقت کیا جائے جائز ہے ، ہاں البتہ ہمارے یہاں مسلمانوں میں یہ رائج ہے کہ اپنی سہولت اور دوسروں کو یاد دلانے وغیرہ کے لیے اس لئے ایک خاص دن مقرر کیا جاتا ہے تاکہ پہلے سے ہی لوگوں کو معلوم رہے کہ فلاں دن ایصال ثواب کی

محفل ہوگی اور یہ دن مقرر کرنا بھی جائز ہے جبکہ یہ گمان نہ ہو کہ اس کے علاوہ دنوں میں ایصال ثواب ہوگا ہی نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ علیه فتاویٰ رضویه شریف میں فرماتے ہیں :

امواتِ مسلمین کو ایصال ثواب بے قید تاریخ خواہ بحفظ تاریخ معیّن مثلًا روزِ وفات جبکہ اس کا التزام بنظرِ تذکیر وغیرہ مقاصد صحیحہ ہو ، نہ اس خیال جاہلانہ سے کہ تعیین شرعًا ضروریا وصولِ ثواب اسی میں محصور ، یو نہی عرس مشائخ کہ منکرات شرعیہ مثلًا رقص و مزامیر وغیر سے خالی ہو۔ ، اسی طرح اولیائے کرام وسائل بارگاہ و نوابِ حضرت احیائے معنی و اموات صورۃ قدست اسرارہم سے استعانت و استمداد جبکہ بطور توسّل و توسط و طلبِ شفاعت ہو ، نہ معاذ اللہ بظنِ خبیث ، استقلال وقدرت ذاتہ ، جس کا توہم نہ کسی مسلم سے معقول نہ مسلمان ہونے پر سوئے ظن مقبول ، یہ سب امور شرعًا جائز و روا و مباح ہیں جن کے منع پر شرع مطہرہ سے اصلًا دلیل نہیں۔

(فتاویٰ رضویه ، ج 9 ، ص 422)

محض اس بات کی وجہ سے اس ختم پاک کو ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا کہ 22 رجب المرجب حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا دن ہے۔

اس دن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللہ کا وصال نہیں ہوا ، کیونکہ اولاً تو 22 رجب المرجب کو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات قرار دینا کوئی یقینی امر نہیں ہے ، بلکہ یہ آپ کی تاریخ کے بارے میں منقول اقوال میں سے ایک قول ہے ، کیونکہ مؤرخین کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف سنہ 60 ہجری میں ہوا ، لیکن تاریخ کیا تھی ؟ اس میں چار اقوال ہیں : (1) یکم رجب المرجب (2) 4 رجب المرجب (3) 15 رجب المرجب (4) 22 رجب المرجب

جیسا کہ البدایہ و النھایہ میں ہے :

اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رجب 60 ہجری میں دمشق میں وصال فرمایا۔

ایک جماعت کا قول ہے کہ جمعرات کی رات 15 رجب المرجب 60 ہجری کو،

ایک قول یہ ہے جمعرات کی رات 22 رجب المرجب 60 ہجری کو ، یہ ابن اسحاق اور دیگر کا قول ہے ،

ایک قول ہے کہ 4 رجب المرجب کو ، یہ لیث کا قول ہے ،

سعد بن ابراہیم نے کہا یکم رجب المرجب کو وصال ہوا۔

(البدایہ و النہایہ ، ج 11 ، ص 458 ، دار هجر)

اگر بالفرض 22 رجب المرجب ہی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا دن ہو ، تب بھی اس وجہ سے اس دن حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ کو ایصال ثواب کرنا ممنوع نہیں ہو سکتا کہ ایک دن میں کسی بزرگ کا انتقال ہونا ، اس دن کسی دوسرے بزرگ کو ایصال ثواب کرنے کی ممانعت کی وجہ نہیں بن سکتا۔

اسی طرح اس دن آپ کو ایصال ثواب کرنا ممنوع نہیں ہو جائے گا کہ ایصال ثواب احادیث مبارکہ سے مطلقاً ثابت ہے۔

جب بھی کیا جائے درست ہے ، چاہے وہ وصال کا دن ہو یا نہ ہو اور یہ بات بالکل واضح ہے۔

مزید یہ کہ کونڈوں کے ختم کو بد مذہبوں کا طریقہ کہہ کر ممنوع قرار دینا اور اس سے بدمذہبوں سے تشبہ سمجھنا بھی باطل ہے ، کیونکہ کفار و بدمذہبوں سے مشابہت کے ممنوع ہونے کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ وہی تشبہ ممنوع ہے جس میں فاعل کی نیت تشبہ کی ہو یا وہ شی ان بدمذہبوں کا شعار خالص ہو یا اس چیز میں فی نفسہ شرعاً کوئی حرج ہو ، بغیر ان صورتوں کے ہرگز کوئی وجہ ممانعت نہیں۔

: در مختار اور بحر الرائق میں ہے

ہر چیز میں اہل کتاب سے مشابہت مکروہ نہیں جیسے ہمارے اور ان کے کھانے پینے کے طور طریقے۔

ان سے تشبہ ان کاموں میں حرام ہے جو مذموم یعنی برے ہیں یا جن میں مشابہت کا ارادہ کیا جائے ، امام قاضی خان نے شرح جامع صغیر میں ایسے ہی ذکر فرمایا ہے۔

البحر الرائق ، کتاب الصلواۃ ، ج 2 ، ص 11 ، دارالکتاب) (الاسلامی

حضرت علامہ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ " منح الروض الانف " میں فرماتے ہیں : ہمیں کافروں اور منکر بدعات کے مرتکب لوگوں کے شعار کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے ، ہر بدعت میں مشابہت سے منع نہیں کیا گیا ہاں اگر وہ بدعت جو مباح کا درجہ رکھتی ہو اس سے نہیں روکا

گیا خواہ وہ اہل سنت کے افعال ہوں یا کفار اور اہل بدعت کے۔ لہٰذا مدارِ کار شعار ہونے پر ہے۔

منح الروض الازہر علی الفقہ الاکبر ، فصل فی الکفر) صریحاً و کنایۃ ، التشبہ بغیر المسلمین ، ص 496 ، دار (البشائر الاسلامیہ

یہاں پر تشبہ کی نیت کا نہ ہونا تو ظاہر ہے اور مدعی نے اس کو وجہ ممانعت بھی نہیں قرار دیا اور فی نفسہ ایصال ثواب کرنے شرعاً کوئی قباحت بھی نہیں۔

رہی یہ بات کہ کونڈوں کا ختم دلانا بدمذہبوں کا شعار خاص ہے یا نہیں ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان کا شعار خاص نہیں ہے ، بلکہ 22 رجب کو کونڈوں کا ختم دلانا بہت مقامات پر سنی مسلمانوں میں بھی رائج ہے۔

ہاں جو شخص اس کا دعویٰ کرے کہ کونڈوں کا ختم بدمذہبوں کا شعار خاص ہے ، تو اس پر لازم ہے کہ ثبوت

پیش کرے ورنہ بدمذہبوں کے ہر فعل سے مشابہت ممنوع نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ نماز عید کے بعد معانقہ کے عدم جواز پر بطور دلیل پیش کی ہوئی ایک عبارت ، جو اس بات پر مشتمل تھی کہ '' نماز کے بعد مصافحہ کرنا سنت روافض ہے " کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں : '' یوں ہی مصافحہ بعد نماز فجر وعصر اگر کسی وقت کے روافض نے ایجاد کیا اور خاص ان کا شعار رہا ہو ، اور بدیں وجہ اس وقت علماء نے اہلسنت کے لئے اسے ناپسند رکھا ہو تو معانقہ عید کا زبردستی اسی پر قیاس کیونکر ہو جائے گا ، پہلے ثبوت دیجئے کہ یہ " رافضیوں کا نکالا اور انہیں کا شعار خاص ہے " ورنہ کوئی امر جائز کسی بدمذہب کے کرنے سے ناجائز یا مکروہ نہیں ہوسکتا ۔ لاکھوں باتیں ہیں جن کے کرنے میں اہلسنت و روافض بلکہ مسلمین و کفار سب شریک ہیں ۔ کیا وہ اس وجہ سے ممنوع ہو جائیں گی؟

بحرالرائق ودرمختار و ردالمحتار وغیرہا ملاحظہ ہوں کہ " بد مذہبوں سے مشابہت اُسی امر میں ممنوع ہے جو

فی نفسہٖ شرعًا مذموم یا ١

اس قوم کا شعار خاص یا ٢

خود فاعل کو ان سے مشابہت پیدا کرنا مقصود ہو ورنہ ٣
" زنہار وجہ ممانعت نہیں

(فتاویٰ رضویہ ، ج 8 ، ص 625)

الحمد للّٰہ ! اس تفصیلی مضمون سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللّٰہ کی سیرت ، علم ، زہد ، تقویٰ اور عمل صالح کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔

آپ نہ صرف اہل بیت اطہار کے چشم و چراغ ہیں بلکہ ان اساتذہ میں سے ہیں جن کے فیض سے امت کے کئی بڑے بڑے ائمہ و اولیا منور ہوئے۔

جہاں تک ماہ رجب المرجب میں آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے نیاز و فاتحہ (جسے عرف عام میں کونڈے کہا جاتا ہے) کا تعلق ہے ، تو یہ عمل قرآن و سنت ، اجماع امت اور اقوال فقہاء سے ثابت ہے۔

ایصال ثواب کا عقیدہ اسلام میں مسلم اور مستحسن عمل ہے ، خواہ وہ صدقہ ، تلاوت قرآن ، ذکر و اذکار ، فاتحہ یا کھانے کی صورت میں ہو۔

پاک و ہند کے علمائے اہل سنت و جماعت بالخصوص امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللّٰہ علیہ وغیرہ نے واضح طور پر فرمایا کہ 22 رجب المرجب کے کونڈے شرعاً جائز اور باعث خیر و برکت والا عمل ہے ، بشرطیکہ کوئی خلاف شرع قید یا من گھڑت روایات شامل نہ کی جائے۔

کونڈوں کے موقع پر جو غیر شرعی پابندیاں ، من گھڑت کہانیاں وغیرہ سے اجتناب ضروری ہے ، مگر اصل عمل یعنی ایصال ثواب ، فاتحہ و نیاز کا اہتمام نہ صرف درست بلکہ باعث ثواب و خیر ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اولیائے کرام و اہل بیت اطہار کے فیوض و برکات سے حصہ عطا فرمائے ، اور ہمیں خالص نیت کے ساتھ ان کے ایصال ثواب کرنے اور اس میں شرکت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

ابو اسید غلام نبی عطاری سندھی
گاڑہو ضلع ٹھٹہ سندھ پاکستان
03256065357